



## سوال

(167) وضوء یا غسل کے بعد اگر کوئی جگہ خشک وہ جائے تو کیا کرے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص وضوء یا غسل کرتا ہے اور اسکے بدن پر کوئی جگہ خشک رہ جاتی ہے تو اسے وضوء یا غسل لوٹانا پڑے گا یا گیلا ہاتھ پھیرے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کا دار و مدار موالات (اعضاء وضوء کو ایک دوسرے کے بعد دھونا) وضوء میں فرض ہے یا نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ موالات فرض ہے جس کے دلائل ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ اگر کسی کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک رہ گئی پھر جب کچھ دیر بعد اس نے اس پر پانی گزارا تو اسکے اعضاء خشک ہو چکے تھے تو اس پر وضوء دوبارہ کرنا پڑے گا اور اسی طرح اگر اس وضوء سے نماز پڑھی ہے تو اس نماز کا اعادہ بھی لازم ہے۔

دلائل یہ ہیں:

1- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ وضوء کر چکا تھا اور اس کے قدموں پر ناخن جتنی جگہ کو پانی نہیں پہنچا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”واپس جا کر چھی طرح وضوء کر۔“ (مسلم: 125/1) ابوداؤد (1/35) باب تفریق الوضوء۔

2- عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں فرمایا: ”واپس جا اور اپنا وضوء چھی طرح کر۔“

اور احمدی روایت میں ہے: ”وہ واپس گیا اور وضوء کر کے اس نے نماز پڑھی۔“ (3/146/1/21/23)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ”قاضی عیاض وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ موالات وضوء میں فرض ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے: ”اپنا وضوء چھی طرح کر۔“ اور یہ نہیں کہا جو جگہ چھوڑی ہے اسے دھو۔“ اور یہ استدلال ضعیف یا باطل ہے آپ کا ”احسن وضوء“ کہنے میں وضوء تکمیل کرنے اور نہ سسرے سے وضوء کرنے دونوں کا احتمال ہے اور اسے ایک پر عمل کرنے سے کوئی بیستہ نہیں ہو جاتا۔

میں کہتا ہوں: کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول باطل ہے۔ اور حدیث کو استیثنا پر حمل کرنا فرض ہے کیونکہ صحیح حدیث ابوداؤد (1/36) برقم (175) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اور اسکے قدم پر درہم کے برابر جگہ پانی نہ پہنچنے کی وجہ سے چمک رہی تھی تو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے اسے نماز اور وضوء لوٹانے کا حکم دیا۔

تو یہ حدیث وجوب موالات میں نص صریح ہے۔ واللہ اعلم

اسی لئے عظیم آبادی عون المعبود (1/68) میں اس حدیث کی تصحیح کے بعد کہتے ہیں: ”یہ حدیث وجوب موالات کی صریح دلیل ہے کیونکہ تھوڑی سی جگہ خشک رہ جانے کی وجہ سے وضوء دوبارہ کرنے کا حکم تب ہی دیا جاسکتا ہے جبکہ موالات فرض ہو اور یہ مالک اوزاعی احمد بن حنبل کا قول ہے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور مسند سے ہم نے جو روایت ذکر کی وہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کی تردید کرتی ہے۔ یہ مقام غور و فکر ہے۔

اسمیں سے ایک روایت وہ بھی ہے جو ابن ابی شیبہ نے (1/41) میں قلابہ سے روایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اور اس کے قدم کی پشت پر بقدر ناخن کے جگہ رہ گئی تھی تو انہوں نے اسے وضوء و نماز کے اعادے کا حکم دیا۔

ان احادیث کی تحقیق کیلئے دیکھیں الارواء (1/126) رقم (86)

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نیل الاوطار (1/217/218) میں ان احادیث کی تحقیق کی ہے اور اس قول کو اختیار کرنے کا اشارہ کیا ہے۔

المفنی (1/158) میں ہے: موالات کے وجوب پر امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ود قول میں سے ایک یہی ہے۔ اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر تفریق عمد کی ہے تو وضوء باطل ہے اور اگر سوا ہے تو باطل نہیں بوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے جب انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اور اسکے قدم کی پشت پر بقدر ایک درہم کے جگہ پر پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضوء و نماز کے اعادے کا حکم دیا تھا اگر موالات فرض نہ ہوتی تو صرف اسی جگہ کو دھونا کافی تھا۔ اور اسلئے بھی کہ یہ عبادت ہے اور حدیث اسکو فاسد کر دیتی ہے۔ تو نماز کی طرح اسمیں بھی موالات شرط ہے۔ آیت وجوب غسل پر دلالت کرتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی کیفیت بیان کر دی اور مجمل کی تفسیر فرمادی۔

اور اسے حکم دیا کہ وہ وضوء پلے درپلے کرے اور موالات ترک کرنے والے کو اعادہ کا حکم دیا۔ اور غسل جنابت بمنزلہ ایک عضو کے ہے بخلاف وضوء کے۔ تلیخیص کے ساتھ۔

اور اسی طرح فتاویٰ ابن عثیمین (4/141) میں ہے: اسکے معارض وہ روایت نہیں ہو سکتی جسے بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے (1/40) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وضوء کی تفریق روایت کی ہے اسی طرح فتح الباری (1/398) میں ہے اور غسل میں موالات واجب نہیں کیونکہ وہ بمنزلہ ایک عضو کے ہے اور اس روایت کی وجہ سے جو ابن ابی شیبہ (1/41) میں علاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کر کے نکلے تو آپ نے کندھے پر خشک جگہ دیکھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا۔ تولپنے بالوں سے ہاتھ گیلایا کر کے اسے تر کر دیا۔ اسکی سند ضعیف ہے۔ اسم ابو علی الرجی مجہول ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 380

محدث فتویٰ